104492 ـ زنا كى بنا پر كنواہ پن كھونےكے بعد حرام تعلقات سے توبہ

سوال

ميرے ايك ايسے نوجوان سے تعلقات تھے جس نے ميرا كنوارہ پن ختم كر ديا تھا، اور اب ميں كنوارى نہيں رہى، ميں اب اس فعل سے توبہ كر چكى ہوں اور اللہ سے دعا ہے كہ وہ ميرى توبہ قبول فرمائے، اور اس نوجوان نے مجھے شادى كا پيغام بھيجا ہے ليكن وہ اسلامى تعليمات كا پابند نہيں، بلكہ كسى بھى نوجوان كى طرح حشيش اور شراب اور سگرٹ نوشى كرتا ہے.
اس نے ميرے ساتھ جو كچھ كيا ہے اس كى وجہ سے ميرے ليے زيادہ بہتر ہے اب ميں كيا كروں، يا ميں اسے چھوڑ كر آپريشن كے ذريعہ بكارت كا پردہ صحيح كروا كر كسى اور نوجوان سے شادى كر لوں جو اسلامى تعليمات پر عمل كرنے والا ہو ؟
يہ علم ميں رہے كہ ميں اس زنا سے حاملہ بھى تھى اور حمل ضائع كروا ديا تھا، ميرى توبہ كى سچائى كا اللہ كو ہى علم ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

زنا كبيرہ گناہ ہے اور اللہ سبحانہ و تعالى نے زنا تك لے جانے والے سب اسباب بھى حرام كيے ہيں، اس كا مرتكب ہونے والے كے ليے حد لگانا مشروع كى اور آخرت زانيوں كو عذاب كى وعيد سنائى گئى ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم زنا كے قريب بھى نہ جاؤ يقينا يہ بہت بڑى بے حيائى ہے اور بہت ہى برى راہ ہے الاسراء (32).

ابن جرير طبرى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" لا تقربو " اے لوگو قريب مت جاؤ.

زنا كے قريب مت جاؤ يقينا يہ بہت بڑى بےحيائى ہے "

اللہ تعالى فرما رہے ہيں يہ زنا بہت بے حيائى ہے.

اور بہت برى راہ ہے .

اللہ تعالى فرما رہے ہيں: زنا كى راہ بہت برى راہ ہے؛ كيونكہ يہ اللہ تعالى كى معصيت و نافرمانى كرنے والوں كى راہ ہے، اور اللہ كے حكم كى مخالفت كرنے والوں كى راہ ہے اس ليے يہ بہت برى راہ ہے جس پر چلنے والے كو جہنم ميں دھكيل ديتى ہے.

ديكھيں: تفسير الطبرى (17 / 438).

شيخ عبد الرحمن سعدى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" زنا كے قريب نہ جانے كى نہى مجرد زنا كے ارتكاب كى نہى سے زيادہ بليغ ہے؛ كيونكہ يہ نہى زنا كے تمام اسباب اور دواعى كى نہى كو شامل ہے كيونكہ:

(جو چراگاہ كے ارد گرد گھومتا ہے خدشہ ہے كہ وہ اس كے اندر بھى چلا جائيگا) خاص كر اس معاملہ ميں جس كا داعى اكثر نفوس ميں بہت قوى ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالى نے زنا اور اس كى قباحت كا وصف بيان كرتے ہوئے فرمايا ہے: " يہ بہت ہى بڑى فحاشى ہے " يعنى يہ شرع اور عقل اور فطرت ميں بھى قبيح اور برا سمجھا جاتا ہے، كيونكہ يہ اللہ كے حق كے خلاف جرات ہے، اور اسى طرح عورت كا حق بھى اور عورت كے اہل و عيال يا اس كے خاوند كے حق كے خلاف ہے، اور پھر بستر خراب كرنا اور نسب ميں اختلاط كا باعث ہے، اس كے علاوہ كئى ايك خرابيوں كا باعث ہے.

اور فرمان بارى تعالى:

اور يہ بہت ہى برى راہ ہے:

يعنى وہ راہ جو اس عظيم گناہ پر جرات كرنے كى راہ ہے وہ بہت ہى برا راہ ہے.

ديكھيں: تفسير السعدى (457).

اور آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (76060) اور (20983) اور (95754) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

حمل ضائع کرانے کے متعلق یہ ہے کہ: اگر تو بچے میں روح پھونکی جا چکی تھی تو یہ جرم زنا کے علاوہ ایك اور جرم ہے، لیکن اگر اس میں ابھی روح نہیں پھونکی گئی تھی تو معاملہ کچھ آسان ہے.

اس کی تفصیل آپ سوال نمبر (11195) اور (13319) اور (13331) اور (90054) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

سوم:

ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے آپ کو توبہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائی، اور ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کی توبہ سچی اور پکی ہو، سچی توبہ کی شروط میں یہ شامل ہے کہ:

جو جرم کیا ہے اس پر انسان نادم ہو.

اور فوری طور پر اس فحاشی کو چھوڑنا.

اور ہر اس سبب سے ہٹنا جو اس فحاشی کی طرف لے جائے، چاہے وہ ٹیلی فون ہو یا خط و کتاب، یا وعدے.

اور اسی طرح توبہ کی شروط میں یہ بھی شامل ہے کہ:

آئندہ اس کام کی طرف نہ لوٹنے کا عزم کیا جائے.

اس کے علاوہ آپ زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ کریں نماز روزہ اور قرآن مجید کی تلاوت زیادہ سے زیادہ کریں تا کہ ایمان میں قوت پیدا ہو اور آپ کے نفس میں تقوی پیدا ہو سکے.

اور نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، اور سچی توبہ پہلے سارے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے، اور برائیاں نیکیوں میں بدل دی جاتی ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی نے شرك جیسے جرائم کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے:

سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیك کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالی نیکیوں

میں بدل دیتا ہے، اور اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے الفرقان (67 _ 70).

چہارم:

رہا آپ کا اس مجرم سے شادی کرنے کا مسئلہ:

تو آپ کو علم ہونا چاہیے کہ زانی مرد اور زانی عورت کی شادی صحیح ہونے کی شرط میں سچی توبہ شامل ہے اور آپ کے سوال سے جو ظاہر ہوتا ہے کہ اس نوجوان نے اپنے فعل سے توبہ نہیں کی، بلکہ وہ اپنی اس پہلی بیماری سے اور زیادہ بیماریوں میں پڑ گیا ہے اس کی حالت بری ہو چکی ہے، وہ حشیش اور نشہ کرنے کا عادی ہے، اور ہمارے خیال کے مطابق - اور ایسا ہی ہے - جو اس حالت میں ہو وہ نماز کا پابند نہیں ہوتا، اگر ہمارا یہ خیال سچا ہے تو پھر یقینا اس شخص سے شادی کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اسے بطور خاوند قبول کرنا جائز ہوگا؛ کیونکہ نماز ترک کرنا کفر اور اسلام سے خروج کا باعث ہے، اور کسی مسلمان عورت کا کافر سے نکاح حلال نہیں.

زانی کے ساتھ نکاح کے مسئلہ میں قول کی تفصیل آپ سوال نمبر (85335) اور (87894) اور (96460) کے جوابات میں دیکھ سکتی ہیں.

پنجم:

پردہ بکارت یعنی کنوارہ پن پیدا کرنے کا آپریشن کرانے کے متعلق گزارش ہے کہ ایسا کرنا حرم ہے، اس میں دھوکہ اور خاوند کے لیے فراڈ ہے جو آپ کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہے.

اس مسئلہ کی تفصیل آپ سوال نمبر (844) کے جواب میں دیکھ سکتی ہیں.

اور اس حرام تعلق کی بنا پر آپ کی بکارت زائل ہونے کا خاوند کو بتانا جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں اپنے آپ کو رسوا کرنا ہے، اور مسلمان کو حکم ہے کہ وہ اپنے آپ پر پردہ ڈالے، آپ کے لیے اپنی کلام میں توریہ کرنا ممکن ہے، اور یہ معروف ہے کہ بعض اوقات پردہ بکارت جماع کے بغیر بھی زائل ہو جاتا ہے، اس لیے اسے توریہ میں بیان کرنا ممکن ہے.

اس کے لیے آپ سوال نمبر (42992) کے جواب میں دیکھ سکتی ہیں.

اس شرط پر کہ اس شخص کو سچی توبہ کرنے کی نصیحت کی جائے، اور نماز کی پابندی کرنے کا کہا جائے، اگر وہ

اس میں کوشش کرے اور اس کی حالت سے سچائی ظاہر ہو اور اس نے توبہ ظاہر کی اور نماز کی پابندی کرنے لگے تو اسے بطور خاوند قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں؛ اور بلا شك و شبہ یہ حل آپ کے زیادہ آسان اور پردہ کا باعث ہے، لیکن کون ہے جو اس کی صدق و سچائی بیان کرے؟!

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی توبہ قبول فرمائے، اور آپ کے معاملے کی اصلاح کرے، اور ہم اور آپ پر دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کرے.

واللہ اعلم .